سوال نمبر 01

حضور پاکؐ ایک امن پسند انسان تھے اس کو حدیث اور قرآن کی روشنی میں ثابت کریں۔

تعارف

حضور پاکؐ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور قیامت تک کے لوگوں کیلئے ذریعہ ہدایت ہیں۔ آپؐ نے اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو امن و سلامتی کا درس دیا خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

"اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

اسلام کا امن پسند دین ہے اور یہ اپنے پیروکاروں کو بھی امن کا درس دیتا ہے یہی وجہ ہے حضور پاکؐ نے اپنی فتوحات میں کم سے کم جنگی جانوں کا نقصان برداشت کیا۔ آپؐ نے مدینہ منورہ میں اسلامی فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی اور بھٹکے ہوئے قبائل کو ایک پرچم کے نیچے یکجا کیا۔ آپؐ نے امن و سلامتی کی اعلیٰ مثال فتح مکہ کے موقع پر قائم کی جہاں آپؐ نے اپنے دشمنوں کو کھلے دل معاف فرمایا۔

اسلام دین امن، پیغمبر اسلام پیغمبر امن

اسلام سلم سے ماخوذ ہے جس کا مطلب امن و آشتی ہے اللہ امن کو پسند کرتا ہے اس لیے اس نے اپنے پیارے

نبی حضرت محمدؐ کے ذریعے امن و سلامتی کا بول بالا کیا

قرآن کی روشنی میں امن و سلامتی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی امن و سلامتی کا حکم دیا۔

والصلح خیر

اور صلح سب سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول پاکؐ کو نبوت کے فرائض منصبی سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ امن واتحاد کا بھی حکم

واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقو

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

حضور پاکؐ نے دین اسلام کو دنیا کے ہر کونے تک پہنچایا بغیر کسی زور زبردستی کے۔ قرآن مجید میں بھی ارشاد ہوتا ہے

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہدایت اور گمراہی واضح ہو چکی ہے۔

اسلام امن پسند دین ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی امن وسلامتی کا درس دیتا ہے۔

احادیث کی روشنی میں

بخاری حدیث شریف کے مطابق حضور پاکؐ کو جب بھی ایک آسان عمل اور مشکل عمل میں سے انتخاب کرنا ہوتا تھا تو آپؐ

آسان عمل کو اختیار کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی تمام جنگیں دفاع کیلئے تھی۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضور پاکؐ نے فرمایا "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں"

ایک اور موقع پر حضور پاکؐ نے فرمایا لوگوں کیلئے سب سے بہتر وہ ہے جو ان کیلئے زیادہ نفع مند ہو۔

یہ حدیث مبارکہ امن و سلامتی کے ساتھ ساتھ سماجی فلاح کو بھی اہمیت دیتی ہے جو پائیدار امن کی بنیاد ہے۔

حضور پاکؐ کے امن پسند اقدامات

حضور پاکؐ نے مکہ مکرمہ میں اپنے قیام کے دوران نہ تلوار اٹھائی نہ کسی سے لڑائی کی۔ بلکہ عرب کے لوگوں کے درمیان مثبت مصالحت سے کام لیا۔

ا۔ حجر اسود نصب کرنا

نبوت سے قبل مکہ کے لوگوں کے درمیان حجر اسود کو نصب کرنے کے حوالے سے اختلاف پایا گیا۔ ہر قبیلے کے سردار کی خواہش تھی کہ وہ حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے نصب کرے لیکن حضور پاکؐ نے بہترین حل تجویز کر کے لوگوں کو تصادم سے بچایا۔ آپؐ نے تمام سرداران کو حجر اسود کو چادر میں رکھ کر کنارے پکڑنے کو کہا اور اسطرح خود حجر اسود نصب کر دیا

اا۔ پرامن تبلیغ

نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اپنے اخلاق سے اس قدر متاثر کیا کہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آپؐ خود بھی اس بات

پر قائل تھے کہ دین اسلام کے بارے میں کوئی جبر نہیں

iii۔ ہجرت حبشہ کا حکم :

اہل عرب کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر آپ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کا کہا نہ کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا

iv۔ میثاق مدینہ

آپ ﷺ نے جب مدینہ میں ہجرت کی تو دیگر قبائل سے معاہدے کیے۔ آپ ﷺ نے یہودیوں سے بھی پر امن معاہدہ کیا

v۔ مواخات مدینہ

آپ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد اوس اور خزرج کو بھائی بھائی بنا دیا ان کی لڑائی ختم کر کے ان کو یکجا کر دیا۔

vi صلح حدیبیہ

آپ ﷺ نے امن و امان کو قائم رکھنے کیلئے صلح حدیبیہ کی کڑی سے کڑی شرائط بھی مان لی۔

vii۔ فتح مکہ

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ چاہتے تو کفار مکہ کو سبق سکھاتے لیکن آپ ﷺ نے اس دن عام معافی کا اعلان کر دیا

viii۔ حجۃ الوداع

آپ ﷺ نے آخری حج کے موقع پر جاہلیت کے تمام خون خرابے معاف کیے۔ لوگوں کو امن و سلامتی، بھائی چارے، اخوت کا درس دیا۔ اور امن کا نیا باب شروع ہو گیا۔

حضور پاک ﷺ کے جنگی اصول و اقدار

آپ ﷺ کی جنگ کا مقصد اپنا دفاع اور فتنہ فساد برپا کرنے والوں کی اصلاح تھا آپ ﷺ نے جنگ کے دوران بھی اعلیٰ اخلاقی اقدار

اقدار کو ملحوظ خاطر رکھا۔

- آپ ﷺ نے دشمن قوم کے بوڑھے، ضعیف، عورتوں، بچوں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا
- دشمن کو زندہ جلانے کی ممانعت کی
- دشمن کو باندھ کر ایذاء دینے کی ممانعت کی
- دشمنوں کو مثلہ کرنے (ہاتھ پاؤں، ناک، کان کاٹنا) کی ممانعت کی
جنگی قیدیوں کو قتل کرنے کی ممانعت کی

منٹگمری واٹ کے مطابق

حضور پاک ﷺ نے اپنے دور میں تقریباً 100 جنگیں بشمول غزوات سریات لڑیں۔ جس میں صرف 1058 انسانی جانیں ضائع ہوئیں یہ تاریخ میں سب سے کم شدت سے مرنے والی جانیں والی جنگیں تھیں۔

تنقیدی جائزہ

حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ آپ ﷺ رؤف و رحیم تھے۔ کیرن آرمسٹرانگ کے مطابق رسول پاک ﷺ پیغمبر امن تھے اور اسلام دین امن ہے۔

مولانا وحید الدین خان لکھتے ہیں

اللہ کے رسول انسانی کامیاب تھے کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن کے اصولوں کو ترجیح دیتے تھے آپ ﷺ کو رسول امن قرار دیا گیا۔

لہذا یہ کہنا رائیگاں نہیں ہوگا کہ حضور پاک ﷺ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کیلئے باعث شفقت تھے آپ ﷺ کی حیات اقدس ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے بطور مسلمان ہمیں بھی رسول پاک ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا چاہیے۔

CamScanner

سوال نمبر 2

زکوۃ غریبوں کی معاشی حالت میں بہتری کیلئے سب سے کارگر تدبیر ہے تنقیدی طور پر تجزیہ کریں کہ پاکستان میں غربت کے خاتمے کیلئے زکوۃ کے نظام کو کس طرح مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

تعارف

زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے ہر صاحب نصاب مسلمان ہر سال میں ایک مرتبہ زکوۃ ضرور فرض ہے حضرت ابوبکر صدیق نے زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا تھا حالانکہ وہ لوگ اسلام کے باقی چار ارکان کو ماننے والے تھے۔ کسی بھی معاشرے میں زکوۃ کی ادائیگی اہم کردار ادا کرتی ہے زکوۃ ارتکاز دولت سے روکتی ہے اور معاشرے میں معاشی تفاوت توازن کو قائم رکھتی ہے۔

زکوۃ کی اہمیت

قرآن وسنت میں زکوۃ کی اس قدر تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نماز کی فرضیت پر زور دیا ہے وہاں زکوۃ کی ادائیگی کی بھی تاکید کی ہے

واقیمو الصلوۃ والتوالزکوۃ وارکعوا مع الرٰکعین

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے حضور پاکؐ نے فرمایا

جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض پورا کر دیا۔

حضور پاکؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی پر زور دیا اور باقاعدہ نظام تشکیل دیا جس سے زکوٰۃ ملک میں ادا کی جاتی حضور پاکؐ نے اس طرح فرمایا
زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کے معاشی اثرات

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے فقراء، مساکین، عاملین مولفۃ القلوب فی رقاب، غارمین فی سبیل اللہ، ابن السبیل کا حصہ مقرر کیا۔ اگر کسی بھی معاشرے کے نادار اور مسکین طبقے کو صرف زکوٰۃ ملتی رہے تو وہ اپنی ضروریات کو احسن طریقے سے پورے کر سکیں گے اور اس طرح کسی بھی ملک کی معیشت بہتر ہوسکتی ہے۔

امداد باہمی:

زکوٰۃ کا ایک مقصد ہے قوم کے مسکین بیچارے لوگوں کی امداد کی جائے تاکہ ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوسکیں قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

"ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محروم لوگوں کا حق ہے"

گردش دولت

زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں مرتکز نہیں رہتی بلکہ امراء سے غربا کی طرف لوٹتی ہے اس طرح سے گردش دولت کا عمل جاری رہتا ہے اور معیشت مضبوط و مستحکم ہو جاتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے

تاکہ ایسا نہ ہو جائے کہ دولت تمہارے دولت مندوں کے درمیان سمٹ کر رہ جائے۔

اقتصادی تعاون توازن

دولت چند ہاتھوں میں مرتکز رہنے کی بجائے غریبوں میں تقسیم ہوتی ہے تو لوگوں کو مختلف مواقع میسر آتے ہیں اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے اور معاشرے میں توازن قائم ہو جاتا ہے

مستحکم معیشت

زکوٰۃ کے باعث ملک میں معیشت مضبوط ہو جاتی ہے صاحب مال زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مال میں ہونے والی کمی کو پورا کرنے کیلئے اپنی دولت کسی منافع بخش کاروبار میں لگاتا ہے اس طرح سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے اور معیشت مستحکم ہوتی ہے

فلاحی مملکت

زکوٰۃ کی وجہ سے لوگ غربت سے نکل آتے ہیں اور معاشرے میں خوشحالی آتی ہے اس طرح فلاحی کاموں میں اضافہ ہوتا ہے اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے

حرص کا خاتمہ

زکوٰۃ حرص کا خاتمہ کر دیتی ہے انسان کے اندر سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے معاشرے میں قناعت اور ایثار کے جذبے کو

فروغ ملتا ہے۔

زکوۃ کے نظام میں بہتری

زکوۃ کسی بھی معاشرے میں غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتی ہے انفرادی اور اجتماعی سطح پر غربت کے خاتمے کیلئے پیرمعروکوشاں ہے درج ذیل طریقوں کی مدد سے ہم پاکستان میں زکوۃ کے نظام کو بہتر کر سکتے ہیں۔

i- ذخیرہ اندوزی کی ممانعت اور روک تھام

کسی بھی ملک کی معیشت کا سب سے بڑا مسئلہ دولت کی ذخیرہ اندوزی ہے یہ ایک معاشی جرم ہے فطری تقاضہ ہے کہ دولت کو روک رکھنے کی بجائے کاروبار میں لگایا جائے اس سے معاشی ترقی رونما ہوتی ہے اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ii- مستحقین کی شناخت کا موثر نظام

بہت سے لوگ اپنی حالت زار بیان کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اور کسی کے آگے حاجت بیان نہیں کرتے۔ لہذا ایسے لوگوں کی موثر شناخت ہونی چاہیے۔ جبکہ کچھ لوگ زکوۃ کے حقدار نہیں ہوتے اور وہ دوسرے لوگوں کا بھی حق ہڑپ کر جاتے ہیں

iii- زکوۃ کی جمع آوری اور تقسیم میں دیانتداری

ملکی سطح پر زکوۃ کو جمع کرنے کا ادارہ بنایا جائے۔ اور جو ادارے پہلے سے کام ہیں ان کی شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔

زکوۃ کو نہ صرف جمع کرنا بلکہ اس کو مستحق لوگوں تک بروقت پہنچانا بھی ایک اہم فریضہ ہے ۔ لہذا ان اداروں میں ایسے لوگ بھرتی کیے جائیں جو دیانتداری اور شفافیت سے اس فریضہ کو عملی جامہ پہنائیں

۱۷- بینکوں اور مالیاتی اداروں میں زکوۃ جمع کرنے کا آسان طریقہ

بینکوں میں زکوۃ ڈیسک قائم کیے گئے ہیں جو کہ سالانہ زکوۃ کو جمع کرتے ہیں ۔ لیکن لوگوں کو ان زکوۃ ڈیسکوں پر عدم یقین ہے جسکی بدولت بہت سے لوگ بروقت بینکوں سے رقم نکلوا لیتے ہیں اور ملک کا ایک مستحق طبقہ زکوۃ سے محروم رہ جاتا ہے ۔

۱۸- زکوۃ کی ادائیگی کیلئے آن لائن بذریعہ موبائل کے نظام کا قیام

حکومت کو کچھ ایسی ایپلیکیشن متعارف کروانی چاہیے جس سے لوگ گھر بیٹھے اپنی زکوۃ مستحق لوگوں تک پہنچا سکیں اور ان کو پتہ ہو ان کی زکوۃ کی رقم کن مستحق لوگوں کو مل رہی ہے

۱۹- زکوۃ کی رقم کی تقسیم میں ترجیحات

زکوۃ کی رقم نہ صرف غریب لوگوں میں تقسیم ہونی چاہیے بلکہ ایسے ادارے جو ان غریبوں کی معاونت کر سکتے ہیں جیسا کہ (Shelter homes Old houses ۔ اس کے علاوہ ہسپتالوں میں بھی ایسے ڈیسک بنانے چاہیے جو وہاں آنے والے غریب لوگوں

کو مفت علاج فراہم کر سکیں۔

vii۔ زکوٰۃ کی فرضیت اور اسکی آگاہی

لوگوں کو مختلف طریقوں کے ذریعے زکوٰۃ کی اہمیت بتائی جائے۔ لوگوں کو آگاہ کیا جائے کہ اس کی ہمارے دین میں کس قدر قدر و منزلت ہے اور کس طرح لوگ اسکے ذریعے اپنے مال کو پاک کر سکتے ہیں۔ بذریعہ ٹیلی ویژن سوشل میڈیا، موبائل فون اور مساجد کا استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

تنقیدی جائزہ

زکوٰۃ ایک اہم فریضہ ہے جو کہ ملک کے طاقتور لوگوں کو ضرور ادا کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کو مشکل وقت میں کسی تنگی کا سامنا کرنا پڑے یہ کام اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے ہی فرض کر دیا تھا تاکہ لوگ فلاح پا سکیں یہاں تک کہ قرآن و حدیث میں بھی اسکی تاکید کی گئی اور اس کو فرض کیا گیا۔ حدیث شریف ہے

مال و دولت کی ہوس انسان کو اندھا کر دیتی ہے

تو بطور مسلمان ہمیں چاہیے کہ اس فریضہ کو ادا کریں تاکہ پاکستان اور اسکے رہنے والے لوگوں میں ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔